REGD NO P-67

رجسٹرڈ نمبر ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ ۸/- روپے
ششماہی ۴/- روپے
ممالک غیر ۱۵/- روپے
فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

جلد ۱۷	۲۵ شہادت ۱۳۴۷ ہش	۲۶ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ	۲۵ اپریل ۱۹۶۸ء	شمارہ ۱۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۳ اپریل - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۸ اپریل کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل سے پیٹ پر درد اور ٹیمپریچر کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے متعلق ربوہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی طبیعت علیل ہے گلے میں تکلیف ابھی تک مل رہی ہے مناسب علاج معالجہ ہو رہا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب اور آپ کے اہل و عیال کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور بخیریت قادیان واپس لائے۔ آمین۔

۔ محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

۔ مکرم یونس احمد صاحب اسلم کی بیماری بدستور مل رہی ہے گاہے گاہے تکلیف بڑھ جاتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس درویش بھائی کو اپنے فضل و کرم سے صحتیاب فرمائے۔ آمین

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان

اِسلامی تعلیم اس زمانہ میں نہ صرف قابلِ عمل بلکہ نہایت ضروری ہے

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کلکتہ

(۴)

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو بدر ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء

اسلام نے اشتراکیت اور سرمایہ داری کے مقابل پر کامل اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دی ہے وہ نہ کمیونزم کی طرح انسان کو اس کی انفرادی جدوجہد کے سب سے بڑے محرک یعنی اپنی ذاتی محنت کا پھل کھانے سے محروم کرتا ہے۔ اور نہ ہی دوسری طرف سرمایہ داری کی طرح ملک و قوم کی دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے یا کسی خاص طبقہ کی اجارہ داری بننے کا راستہ کھولتا ہے اس کے لئے اسلام نے نہایت حکیمانہ احکام جاری کئے ہیں۔

اول ۔ ورثہ کی تقسیم کا حکم دیا۔ اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ملک کی دولت خودبخود منصفانہ رنگ میں تقسیم ہوتی رہتی ہے اور کبھی بھی چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہوتی۔

دوسرے ۔ سود لینے اور دینے سے منع کر دیا۔ اس حکم کے نتیجہ میں بھی ملک کی دولت چند ہاتھوں میں جمع ہونے کا رستہ خودبخود بند ہو جاتا ہے۔

تیسرے ۔ اسلام نے جوئے کو بھی حرام قرار دیا۔ کیونکہ اس لغو عادت کے ذریعہ بھی دولت کی نامناسب تقسیم کا رستہ کھلتا ہے۔ اور محنت، ہنر اور کوشش کے ذریعہ روزی کمانے کی بجائے وقت کو بے ہودہ طور پر ضائع کرکے اور محض اتفاق پر اپنی آمد کی بنیاد رکھنے کی عادت پیدا ہوتی ہے

چوتھے ۔ اسلام نے ہر مالدار کی دولت پر زکوٰۃ کی صورت میں بھاری ٹیکس لگایا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ زکوٰۃ کا جو مال حصول ہو وہ نہ صرف غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کیا جائے بلکہ ایسے بیکار لوگوں کو بھی اس سے امداد کی جائے۔ جو کوئی ہنر تو رکھتے ہیں مگر اس ہنر سے فائدہ اٹھانے کے ذرائع ان کے پاس نہیں۔ اسلام نے زکوٰۃ کے نظام کی غرض و غایت یہ بیان کی ہے

تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ (بخاری)

کہ یہ روپیہ مالداروں سے لیا جائے اور غریبوں اور محتاجوں میں پھیلا دیا جائے۔ یہ ٹیکس غریبوں کو احسان کے طور پر نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے بے اصول امیروں کو ان پر احسان جتانے کا موقعہ پیدا ہو۔ بلکہ یہ ایک لازمی اور قدرتی حق ہے۔ جو خالق فطرت نے امیروں کے مال میں غریبوں کا مقرر کر دیا ہے۔

پانچویں ۔ اسلام نے ایک قانون وصیت بھی جاری فرمایا ہے۔ جس کی رُو سے ہر مسلمان کو اپنی جائیداد کے ایک تہائی کے متعلق غیر وارث لوگوں کے حق میں وصیت کرنے کا حق تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ نظام بھی ملکی دولت کو سمونے کا ایک مقدس ذریعہ ہے اور ہزاروں نیک دل مسلمانوں نے اس بابرکت نظام سے فائدہ اٹھا کر اپنی جائیدادوں کے معقول حصے غریبوں کے لئے یا غریبوں کی امداد کرنے والے اداروں کے لئے یا جماعتی اور قومی کاموں کے لئے وقف کئے ہیں یا کر رہے ہیں۔

چھٹے ۔ اسلام نے امداد باہمی کے لئے طوعی طور پر غریب بھائیوں کی ہمدردی اور امداد کو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی نیکی قرار دے کر اس جذبہ کو ابھارا ہے تاکہ باہمی محبت اور اخوت پیدا ہو اور امیر و غریب کا بُعد کم ہو جائے۔

الغرض اسلامی نظام نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور غریبوں اور مسکینوں کی امداد کا ایسا اچھا انتظام کیا ہے کہ اس کی نظیر نہ کمیونزم میں پائی جاتی ہے اور نہ ہی سرمایہ داروں کے نظام میں۔ اور اسی کو اپنا کر آج ہم دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل کر سکتے ہیں۔

زمین کی پیداوار قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت "رازق" بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چونکہ ہم خالق ہیں۔ اس لئے مخلوق کا رزق بھی ہمارے ذمہ ہے۔

مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (ھود)

یعنی انسان تو انسان زمین پر کوئی رینگنے والا جانور بھی ایسا نہیں۔ جس کا رزق خدا کے ذمہ نہ ہو۔ خدائی رزق کی ایک عام مثال یہ ہے کہ بچہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوتا۔ اور ماں کی چھاتیوں میں دودھ پہلے آ جاتا ہے۔

زمین کی پیداوار کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

بَارَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا (سجدہ ع ۲)

کہ ہم نے اس زمین میں برکت رکھی ہے اور اس میں رہنے والوں کے کھانے پینے کے لئے ہر چیز اندازہ کے مطابق رکھ دی ہے۔ گویا خدا نے نیچر کے اپنے وسیع سامان اور ایسے کثیر التعداد ذرائع ودیعت کر رکھے ہیں کہ اگر لوگ غور۔ دانشمندی اور محنت سے کام لیں تو قلیت رزق کی تنگی سے بچ سکتے ہیں۔ متذکرہ بالا آیت سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ ایک زمانہ میں زمین کو پوری غذا پیدا کرنے کے قابل نہیں سمجھا جائے گا اس کے اندرونی خزانوں اور طاقتوں سے فائدہ اٹھانے کی بجائے فیملی پلاننگ پر زور دیا جائے گا۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

نک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان ــــــــــ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۶۸ء

مسیح موعود نازل ہو چکے!

اب مزید انتظار محض لاحاصل ہے

سہ پرچہ میں دوسری جگہ اخبار الجمعیۃ دہلی سے ایک مضمون بعنوان "کیا نزول مسیح کا زمانہ قریب آگیا ہے؟" نقل کیا گیا ہے جمعیۃ العلماء ہند کے آرگن میں شائع ہونے کے باعث اس مقالہ کی اہمیت واضح ہے۔ مضمون میں مذکورہ اُن تفصیلات کو چھوڑتے ہوئے جو بعض پہلوؤں سے محل نظر ہیں۔ مقالہ نویس نے تسلیم کیا ہے کہ:۔

اوّل:۔ عرصہ تک یہود ہی آنے والے مسیح (مراد ایلیا نبی) کے منتظر رہے۔ بلکہ اب تک اس انتظار میں ہیں۔

دوم:۔ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا کی طرف سے مسیح ہو کر آئے۔ تو یہودیوں نے پھر سرکشی کی اور اس کی نبوت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ بھی ہوا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے بھی محروم رہے)

پھر تیسرے نمبر پر مقالہ نویس نے یہ بھی کہا کہ

"دجال کے ظہور اور حضرت مسیح کے نزول کی یہ پیشین گوئی جو حدیثوں میں وارد ہوئی ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا زمانہ بالکل قریب آگیا ہے۔"

اور قیاس ہی قیاس میں یک چشم اسرائیلی مجذیہ موشے ڈیان کی طرف مسیح الدجال ہونے کا دعویٰ بھی منسوب کر دیا اور عالم تخیل میں ساتھ ہی یہ امید بھی دلا دی ہے کہ "شاید یہیں اس وقت دمشق کے منارہ پر حقیقی مسیح اُتر پڑیں ....."

اس بارہ میں تشریح و تفصیل خواہ کچھ ہو یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ حضرات علماء ابھی تک مسیح موعود کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔ وہی مسیح موعود جس کے نزول کا زمانہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے چودھویں صدی کا آغاز متعین کیا تھا باوجود انتظار بسیار کے اب تک نزول فرما نہیں ہوئے۔ بلکہ اب تو چودھویں صدی بھی ختم ہونے والی ہے۔ اور مقالہ نویس مسلمانوں کو مزید انتظار کی امید دلا رہے ہیں۔

مگر کس قدر بھول ہے ہمارے ان بھائیوں کی اور کس قدر غلطی خوردہ ہیں یہ علماء کرام جو یہود کی اس حالت سے بھی سبق حاصل نہیں کرتے جس کو خود بیان کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا اپنا بیان ہے کہ یہود جس ایلیا کے نزول کے منتظر تھے خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے بتا دیا کہ آنے والا جب آیا تو انتظار کرنے والوں کے تصور اور نظریہ کے برخلاف حضرت مسیح علیہ السلام آ گئے۔ اور آ کر اعلان کر دیا کہ جس ایلیا کا تم انتظار کر رہے ہو وہ میں ہی ہوں چاہو تو مانو اور چاہو تو انکار کر دو۔ چنانچہ یہود سچے مسیح کی شناخت سے محروم رہے اور اب تک فضول انتظار کر رہے ہیں۔

بالکل اسی طرح اسلامی لٹریچر میں جس مسیح کے نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ وہ بھی اپنے وقت پر بامر الٰہی نزول فرما چکا ہے مگر ہمارے مسلمان بھائی اس کی شناخت سے محروم رہے ہیں وہ بھی یہود کی طرح انتظار کی گھڑیاں گذار رہے ہیں۔ نہ یہود کی غلط منتظرہ سے پہلے مسیح کی صداقت مشتبہ ہو سکتی ہے اور نہ اس وقت تمام مسلمانوں کا اپنے مزعومہ مسیح کے نزول کی انتظار سے اُس مسیح موعود کی صداقت پر حرف آ سکتا ہے جو وقت پر نازل ہوا اور اس کے ذریعہ وہ تمام کام ہو گئے اور ہو رہے ہیں جو مقدس کتابوں میں بیان ہوئے۔ مثلاً کسر صلیب اور قتل خنزیر وغیرہ۔

کسر صلیب سے مراد صلیبی مذہب کا باطل کی صلیب ان کا بجائے بلا تبدیل نذ دیکر بدست جرائیل کے سائنس پیچ ثبوت جس کا آغاز مسیح ناصری کی صلیبی موت سے بچا کر حدیث نبوی کی خبر کے مطابق ۱۲۰ سال کی عمر پا کر طبعی موت سے وفات پانا ہے۔ کسر صلیب کا یہ شاندار معجزہ ہے جس کے سبب آج احمدیت کے سامنے مسیحیت کو دم مارنے کی گنجائش نہیں وہ وقت گذر گیا جب مسیحی دری مکہ پر (نعوذ باللہ) صلیبی جھنڈا لہرانے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اب تو مسیحیت کا دم واپسیں ہے۔ اپنا زبردست مادی طاقت اور وسیع وسائل کو بروئے کار لانے کے باوجود بہ اعظم افریقہ میں سیلفی دشت کے بقول مسیحیت کو جو خطرناک صورت سے دو چار ہونا پڑ رہا ہے وہ ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔

مسیح الدجال سے مراد وہی قوم ہے جو حضرت مسیح کو نعوذ باللہ خدا کا بیٹا قرار دیتی ہے جس کی طرف سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات میں اشارہ کیا گیا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلقین کہ جو شخص سورت کہف کی ان آیات کو پڑھتا رہے گا فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ یہ بات اشارۃ النص سے طور پر ثابت کرتی ہے کہ مسیحی قوم ہی دجالی فتنہ کو برپا کرنے والی ہے اور کہ آنے والے مسیح نے اس فتنہ کو دلائل کے زور سے پاش پاش کرنا ہے۔

پس جس طرح یہود کے منتظر کی تاویل خدا کے سچے نبی حضرت مسیح علیہ السلام نے کی اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے اس پر مہر تصدیق ثبت کی حضرت مسیح علیہ السلام کی تاویل صحیح اور درست تھی اسی طرح جس مسیح کی مسلمان انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اُس کا آنا بھی تاویل طلب ہے نہ پہلا ایلیا اپنی اصل صورت میں آیا اور نہ غیر از جماعت علماء کے خیال کے مطابق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بطور خود نزول فرما چکے گے۔ حقیقت یہی ہے کہ جس نے آنا تھا اور جس وقت آنا تھا ٹھیک پر وہ آ چکا اب بہتر یہی ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی مزید انتظار میں اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو کر آپ کے بیان کردہ لائحہ عمل کے مطابق اسلام کی خدمت میں لگ جائیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو یقین رکھیں کہ دو ہزار سال کی مزید انتظار کے باوجود آج تک جس طرح یہود کا مزعومہ مسیح نہ آنا تھا نہ آیا اسی طرح کچھ وقت بعد مسلمانوں کو بھی مایوس ہونا پڑے گا۔ آپ لوگوں کے باپ دادے مسیح کی راہ تکتے اور انتظار کی گھڑیاں گنتے اس جہان سے کوچ کر گئے۔ اور ڈر ہے کہ آپ لوگوں کو بھی اسی طرح کی نامرادی کا منہ دیکھنا پڑے۔ کیونکہ سچے مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں آج سے ۶۰ سال پہلے بڑی تحدی کے ساتھ پیشگوئی فرمائی کہ:۔

"ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا اور حضرت عیسےٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہو گا جس قدر مولوی اور مُلاّں ہیں اور ہر ایک اہل عناد جو میرے مخالف پیشہ رکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اُسکا امید سے نامراد مریں گے کہ حضرت عیسےٰ کو آسمان سے اُترتے دیکھ لیں وہ ہرگز ان کو اُترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اس دنیا کو چھوڑیں گے۔

کیا یہ پیشگوئی نہیں کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہو گی؟ ضرور پوری ہو گی۔ پھر اگر ان کی اولاد ہو گی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اسی طرح وہ بھی نامراد مریں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اُترے گا اور اگر پھر اولاد کی اولاد ہو گی تو بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے اور کوئی ان میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔!!"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۹)

کتنی عظیم الشان ہے یہ پیشگوئی۔ اس پر ساٹھ سال بیت گئے۔ دو نسلیں تو اپنی نامرادی دیکھ کر اس جہان سے کوچ کر گئیں اب تیسری نسل دیکھ لے اُسے بھی نامرادی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئیگا پس مبارک ہے جو وقت کی نزاکت کو پہچانتا اور صداقت کو قبول کرنے میں کسی وسوسہ کا شکار نہیں ہوتا۔ اور ہر آن اپنے خاتمہ کی فکر میں رہتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

درخواست دعا۔ مکرم پی احمد مسلی صاحب سیکرٹری مال ہر کرہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

ناظر تعلیم قادیان

ربوہ میں مجلس مشاورت کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات

جماعت کے اہم تربیتی، اصلاحی اور تنظیمی امور کے بارہ میں اہم فیصلہ جات

قادیان۔ بدر کی گذشتہ اشاعت میں جماعت احمدیہ کی ۴۹ ویں مجلس مشاورت منعقدہ ۵ راپریل تا ۷ راپریل بمقام ربوہ کی ابتدائی اور مختصر رپورٹ شائع کی جا چکی ہے احباب جماعت کی علم و آگاہی کے لئے ذیل میں اُن اہم فیصلہ جات کا خلاصہ بھی دیا جا رہا ہے جو بیان اخبار الفضل کے ذریعہ موصول ہوئے ساتھ کے ساتھ مجلس مشاورت کے اجلاسات میں حسب موقعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی مختلف مواقع پر نمائندگان کو روح پرور خطابات سے نوازا۔ ان ایمان افروز خطابات کا جو خلاصہ اخبار الفضل میں رپورٹ کے اندر شائع ہوا ہے وہ بھی احباب کی روحانی بصیرت کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:-

بتاریخ ۶ راپریل مجلس مشاورت کا دوسرا اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صدارت میں ٹھیک آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ نے وہ فیصلہ جات پیش کئے جو گذشتہ سال مشاورت کے موقعہ پر حضور نے صادر فرمائے تھے۔ ان رپورٹوں کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگان شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے دارالسیلابی ربوہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی نیز فرمایا کہ مجلس شوریٰ میں آنے کے لئے جماعتوں میں نمائندگان کی جو تعداد مقرر اور معین کی جاتی ہے اُن سب کو شوریٰ میں شریک ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سیکرٹری مجلس مشاورت نے اضافہ جات بجٹ دوران سال کی تفصیل پیش کی۔ بعد ازاں ناظر صاحبان نے اپنے اپنے صیغہ کی کارگزاری کی مختصر رپورٹیں پڑھ کر سنائیں۔ اس ضمن میں حضور نے روزنامہ الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک سب کمیٹی مقرر کرنے کا اعلان فرمایا جو ایک ماہ کے اندر اندر تحقیق کر کے بتائے گی کہ وہ کون سے ذرائع اختیار کئے جائیں جن کے ذریعہ تمام احمدی جماعتوں میں الفضل ضرور پہنچ جایا کرے۔ حضور نے جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ جہاں تمام احمدی جماعتیں اس امر کی نگرانی کریں کہ ان میں کوئی فرد ایسا نہ ہو جو کبھی بھوکا رہے وہاں افراد جماعت کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ حتی الوسع خود کام کر کے کمائیں اور کسی پر بار نہ بنیں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ غیر از جماعت افراد کی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے ایک بہترین موقعہ ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر غیر از جماعت دوستوں کو زیادہ سے زیادہ ہمراہ لانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

ایک موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ ناطہ میں پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رشتہ حتی الامکان کفو میں کرنا چاہیئے اگر ہم ایسا کریں تو رشتے ناطے کے سلسلہ میں بہت سی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔

ایک تجویز میں جماعتی تربیت اور تعلیم القرآن کی سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بعض ذرائع تجویز کئے گئے تھے جن میں کہا گیا تھا کہ جماعتیں سال رواں میں سات ہزار واقفین وقف عارضی مہیا کریں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ یہ امور ایسے نہیں جنہیں فیصلہ کے لئے پیش کیا جائے۔ اصل غرض جماعت کے ہر فرد و مبلغ کو ترغیب و تحریص کے ذریعہ اس طرف متوجہ کرنا ہے تاکہ ہر احمدی اس تحریک کی اہمیت سے آگاہ ہو جائے اور واقفین کی مطلوبہ تعداد پوری ہو سکے۔

بعدہٗ ایجنڈے میں وہ تجویز بھی زیر غور آئی جس میں موصی کی جائیداد کی تعریف معین کرنا مقصود تھا۔ سب کمیٹی نے موصی کی جائیداد کی تعریف یہ تجویز کی کہ

"ایسی جائیداد جو موصی کے گذارہ کے لئے کافی ہو یا کافی ہو سکتی ہو"

نمائندگان شوریٰ نے سب کمیٹی کی اس سفارش سے اتفاق کیا چنانچہ حضور نے بھی اسے منظور فرمایا۔

اس موقعہ پر بجٹ آمد و خرچ صدر انجمن احمدیہ بابت ۶۹-۱۹۶۸ء پیش ہوا۔ حضور نے عمومی رنگ میں نمائندگان کو اس پر اپنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر انجمن احمدیہ کی مجوزہ آمد و خرچ کا میزانیہ جو ۴۴۲۳۸۲۴ روپے پر مشتمل تھا کی منظوری عطا فرمائی۔

تیسرا اجلاس سوا تین بجے مجلس شوریٰ کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے سب کمیٹی وقف جدید کی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں پہلی سفارش کا تعلق ایجنڈے کی تجویز نمبر ۷ سے تھا جس میں کہا گیا تھا کہ

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے جماعت کے اطفال وقف جدید کا مالی بوجھ اُٹھائیں مجلس شوریٰ حسب غور کے بعد لائحہ عمل تجویز کرے موجودہ صورت تسلی بخش نہیں۔"

سب کمیٹی نے اس امر پر غور کر کے جو لائحہ عمل تجویز کیا وہ کئی شقوں پر مشتمل تھا۔ مثلاً

(۱) اطفال کو وقف جدید کا مالی بوجھ اُٹھانے کے قابل بنانے کے اصل ذمہ وار اُمراء جماعتہائے احمدیہ ہوں

(۲) لجنات اماء اللہ کا خصوصی تعاون بھی حاصل کیا جائے تاکہ وہ ناصرات الاحمدیہ سے چندہ وقف جدید فراہم کرنے کے لئے خاص کوشش کریں۔

(۳) "جملہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں کے تمام اطفال کی نام بنام مکمل فہرستیں مرتب کر کے ۳۱ رمئی ۶۸ء تک مرکز میں بھجوائیں۔"

ان سفارشات کے متعلق بعض نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا جس کے بعد حضور نے ان سفارشات کو منظور فرما لیا۔

بعد ازاں وقف جدید کے میزانیہ آمد و خرچ بابت سال ۶۹-۱۹۶۸ء جو ۲۵۰۰۰۰ روپے پر مشتمل تھا کے پیش ہونے پر نمائندگان کی طرف سے اظہار آراء کے بعد حضور انور نے اس کے میزانیہ کی منظوری مرحمت فرمائی۔

وقف جدید کے میزانیہ کی منظوری کے بعد نفضل عمر فاؤنڈیشن کے دوسرے سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک اندرون ملک اور بیرونی ممالک کے احمدی احباب کے وعدوں کی کل میزان ۳۶۷۰۲۴۷ روپے تک پہنچ گئی ہے جس میں سے صرف اندرون ملک احمدی احباب کی طرف سے وصول ہونے والی رقم ۱۲۱۸۵۸۸ روپے بنتی ہے۔ الحمد للہ۔ علاوہ ازیں رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ جن عظیم الشان مقاصد کے لئے یہ فاؤنڈیشن قائم ہوا ہے اُنہیں پورا کرنے کے لئے امسال کیا کارروائی کی گئی اور حضرت فضل عمرؓ کے محبوب مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ تمام جماعتوں اور ان کے عہدیداران کو بالخصوص ماہ مئی اور جون میں وصولی کے لئے خاص کوشش کرنی چاہیئے تاکہ فاؤنڈیشن کے مالی سال (جو ۳۰ رجون کو ختم ہوتا ہے) ختم ہونے سے پہلے کل وعدوں میں سے دو تہائی سے زیادہ رقم ضرور وصول ہو جائے۔

چوتھا اجلاس مجلس شوریٰ کا چوتھا اور آخری اجلاس حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں مورخہ ۷ راپریل پونے ۸ بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے وقف عارضی اور اس دفتر کے تحت انجام پانے والے دوسرے اہم کاموں سے متعلق سالانہ رپورٹ پیش کی۔

قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا

رپورٹ کے بعد حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کے متعلق جو مہم جاری کی گئی ہے وہ نہایت ہی ضروری اور اہم ہے قرآن مجید ہماری جان کی جان اور روح کی روح ہے قرآن کے بغیر ہماری زندگی بے مزہ اور بے نتیجہ ہے۔ بے شک اس سلسلہ میں بہت سی جماعتوں اور افراد نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ لیکن جس تحریک کا تعلق ہر فرد جماعت سے ہو اُس میں بعض اوقات عملی مشکلات سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے

اگر دوست اس ضمن میں مشورہ دینا چاہیں تو وہ دے سکتے ہیں تاکہ پیش آمدہ مشکلات کو حل کیا جا سکے۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۹ احباب نے اپنے اپنے مشورے پیش کئے۔ جن کی روشنی میں حضور نے بعض اہم فیصلوں کا اعلان فرمایا۔

بعد ازاں سب کمیٹی تحریک جدید کی طرف سے رپورٹ پیش ہوئی۔ تحریک جدید کے دفتر سوم کو مضبوط بنانے کے لئے پانچ اقدامات کی سفارش کی گئی تھی۔ سب کمیٹی نے ان سے اتفاق کیا اور ان میں دو اقدامات کا اضافہ کرتے ہوئے سات اقدامات منظور کئے جانے کی سفارش کی اور امید ظاہر کی کہ اس کے نتیجہ میں قریباً ایک لاکھ روپیہ مزید وصول ہو جائے گا جس سے یہ دفتر صحیح بنیادوں پر قائم ہو سکے گا۔ حضور نے ازراہ کرم ان اقدامات اور آئندہ سال کے ۰۰ ۱۳۴۴ روپے کے مجوزہ بجٹ کی منظوری مرحمت فرمائی۔

ساتھ ہی اس سال قرآن مجید کا فرانسیسی ترجمہ شائع کرنے اور جاپان میں مشن کھولنے کے متعلق ضروری ہدایات دیں

اختتامی خطاب

آخر میں حضور نے نمائندگان کو ایک پُر اثر اور روح پرور خطاب سے نوازا۔ جو ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نمائندگان پر یہ واضح فرمایا کہ مستقبل کے لئے مستقام امین کو پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور تدابیر کے علاوہ یہ تدبیر بھی کرتا ہے کہ وہ انہیں امور غیبیہ کی نعمت ... کے بعد خلافت کی ڈھال عطا کرتا ہے آپ وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل سے مقام امین پر رکھا ہے اور آپکو خلافت کی نعمت عطا کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد کرکے ان کا شکریہ ادا کرتے رہیں تا خدا تعالیٰ انہیں سامان پیدا کرے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت تا قیامت قائم رہے

حضور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اب انہیں اپنے انداز فکر کو بدلنا چاہیئے۔ اور بین الاقوامی نقطہ نگاہ سے سوچنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت تمام دنیا کے احمدی میرے مخاطب ہیں میں اُن پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک آپ ظالم نہیں بنیں گے اور مظلوم بنے رہیں گے اس وقت تک خدا کی نصرتیں اور رحمتیں آپ کے شامل حال رہیں گی۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی تعصب کا اظہار ہو اس کے لئے ہمارے پاس ایک ہتھیار مظلومیت کا ہے

چندہ وقف جدید کی نقد ادائیگی

کرنیوالوں کی فہرست حضور اقدس نے ملاحظہ فرمائی

چندہ وقف جدید سال گیارہ ۱۹۶۶ء کے وعدہ جات کی نقد ادائیگی کرنے والے مخلصین کی فہرست حضور اقدس کی خدمت میں پیش ہونے پر حضور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ نیز ازراہ ذرہ نوازی اپنے دست مبارک سے

"جزاکم اللہ و جزاھم اللہ"

رقم فرمایا۔ الحمدللہ۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب محترم سید صمصام الدین احمد صاحب سابق مبلغ سلسلہ قریباً چار ماہ سے سخت بیمار ہو کر کٹک میڈیکل ہاسپٹل میں داخل ہیں۔ بفضلہ تعالےٰ بزرگان کرام کی دعاؤں سے پیشاب کا پہلا کامیاب اپریشن ہو چکا ہے دوسرا میجر اپریشن عنقریب ہونے والا ہے جو کہ بوجہ ضعیفی عمر ان کو گھبراہٹ بہت ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل و احسان سے دوسرا اپریشن بھی کامیاب کرے اور جلد سے جلد صحت بھی عطا کرے۔ نیز ... ۔

ہم ایک ہتھیار اسلامی اخلاق ہے اور یہ ایک ہتھیار بنی نوع انسان کی ہمدردی کا ہے اگر ہم انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں جو خدا ہم سے لینا چاہتا ہے تو دنیا کے ہر حصہ میں خواہ وہ مشرق یا مغرب شمالی امریکا یا جنوب ہمارے لئے کامیابی ہی مقدر ہے۔

اس روح پرور اور ایمان افروز خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی اور اس طرح جماعت احمدیہ کی ۴۶ ویں مجلس مشاورت تین روز جاری رہنے کے بعد بہ ایں ہمہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

(ملخص از الفضل مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۷ء)

تسبیح و تحمید کرنے اور درود شریف پڑھنے کی

مبارک تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی۔ تحمید و تمجید کرنے اور درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنانے کی تلقین کرتے ہوئے جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کو ہدایت فرمائی ہے

- بڑی عمر کے تمام مرد اور عورتیں روزانہ کم از کم دو سو مرتبہ
- نوجوان کم از کم ایک سو مرتبہ (پچیس سال کی عمر تک کے)
- بچے کم از کم تینتیس مرتبہ (پندرہ برس سے کم کے)
- بالکل ہی چھوٹی عمر کے بچے بچیاں جنہوں نے ابھی بولنا شروع کیا ہو۔ کم از کم تین مرتبہ مندرجہ ذیل تسبیح اور درود پڑھیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

پس جماعت کے تمام مردوں۔ عورتوں۔ نوجوانوں اور بچوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ خاص توجہ سے روزانہ تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھا کریں۔ تاکہ جماعت کے افراد میں ذکر و اذکار کی عادت راسخ ہو جائے۔ اور یہ امر اللہ تعالےٰ کے افضال و انوار و برکات کے حصول کا موجب ہو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سال بھر کے لئے ہر احمدی کے لئے فرض قرار دیا ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

عید الاضحیہ پر بیرونجات کے احباب کی طرف سے قربانیاں

بیرونجات کے حسب ذیل دوستوں نے عید الاضحیہ کے موقعہ پر اس خواہش سے رقوم بھجوائی تھیں کہ ان کی طرف سے مرکز قادیان میں قربانی ذبح کر دی جائے جس کی تعمیل ہو چکی ہے اگر کسی دوست کا اس فہرست میں نام درج ہونے سے رہ گیا ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ اللہ تعالےٰ کو سب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(۱) محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ۵ راس
(۲) ” سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی ” ۲ ”
(۳) ” میاں عطاء اللہ صاحب کنیڈا ۲ ”
(۴) ” محمد یامین صاحب ندیم افریقہ ۱ ”
(۵) ” داؤد احمد صاحب لنڈن ۱ ”
(۶) ” سید شہاب احمد صاحب گلا سگو ۱ ”
(۷) ” ملک محمد اسمٰعیل صاحب پٹنہ ۱ ”
(۸) ” سید داؤد احمد صاحب مظفر پور ۱ ”
(۹) ” محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر ۱ ”
(۱۰) ” محمد ارشد صاحب سکندر آباد ۱ ”
(۱۱) محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ میرٹھ ۱ ”
(۱۲) محترم مستری غلام رسول صاحب چیمہ ۱ ”

امیر جماعت احمدیہ قادیان

... نے اس سال میٹرکولیشن کا آخری امتحان دیا ہے آں کے لئے بھی عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ عاجز سید رشید احمد عفا اللہ عنہ ابن سید صمصام الدین احمد صاحب کٹک ...

مدراس میں منعقدہ عالمی نمائش کے ذریعہ

”تبلیغِ اسلام زمین کے کناروں تک“

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم فرمودہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے کھڑا کیا ہے جس کے متعلق قرآن کریم (سورۃ جمعہ) میں اور مخبر صادق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودات میں بشارات موجود ہیں۔ اور اس وقت ہونے والے اسلام کے عظیم الشان غلبہ کے متعلق بھی لیظھرہ علی الدین کلّہ فرما کر خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی تھی۔

نیز خدا تعالیٰ نے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو یہ واضح بشارت دی کہ

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“

یہ خدائی فرمان اس زمانہ میں پوری شان و شوکت سے پورا ہوتے ہوئے ہم دیکھ رہے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج اکنافِ عالم میں اسلام کی تبلیغ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نہایت وسیع پیمانہ پر اور منظم طور پر پہنچانے کا شرف صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ اور اس میدان میں دیگر مسلمان اور ان کی حکومتیں تنظیمیں جماعتیں اور ان کے اکابر بری طرح ناکام اور نامراد ہیں۔ اور جماعت احمدیہ ہی اس تبلیغی میدان میں مردِ میدان ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر ایک کتاب چراغ حسن حسرت مرحوم دیدہ کے صفحہ ۱۵۲ کا ایک اقتباس دلچسپی سے خالی نہ ہوگا جو درج ذیل ہے:۔

”ایک زمیندار اخبار کے دفتر میں کسی نے کہا:۔ چین جاپان، انگلستان، جرمنی اور فرانس کے لوگ مسلمان ہونے پر آمادہ ہیں لیکن انہیں تبلیغ کون کرے؟ مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار زمیندار نے فرمایا

”بات تو آپ نے ٹھیک کہی۔ اچھا سالک صاحب! اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کیجئے کہ اگر ہم ایک تبلیغی ادارہ کھول دیں تو کیا؟ ...... میں کہہ رہا تھا کہ اگر یہاں لاہور میں ایک تبلیغی ادارہ کھول لیا جائے اور اس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیلائی جائیں تو کیا حرج ہے؟ کوئی دس لاکھ روپے خرچ ہوگا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے؟ سات کروڑ۔ نہیں آٹھ کروڑ کے لگ بھگ ہوگی۔ اگر ہر مسلمان سے ایک ایک پیسہ وصول کیا جائے تو کتنے روپے ہوئے؟ ...... آٹھ کروڑ پیسے ہوتے ہیں نا؟ آٹھ کروڑ کو ۶۴ پر تقسیم کیجئے۔ ساڑھے بارہ لاکھ روپے ہوئے۔ چلئے دس لاکھ ہی سمجھو۔ دس لاکھ بہت ہے یہ مرحلہ تو طے ہوگیا۔

اب سوال یہ ہے کہ تبلیغ کا کام کن کن لوگوں کے سپرد کیا جائے؟ لیکن مبلغ بھی ہوں کیسے آدمی ہوں۔ مثلاً ابوالکلام آزاد فرانس جرمنی وغیرہ میں تبلیغ کریں۔ اور ڈاکٹر اقبال کو چین بھیج دیا جائے۔ سالک صاحب! آپ اور مہر صاحب مل کر اخبار سنبھالئے۔ میں تو اب تبلیغ اسلام کا کام کروں گا۔ کچھ دیر تو دفتر بھر میں سناٹا رہا۔ آخر ایک صاحب نے جی کڑا کر کے کہا ”مولانا! اس میں شک نہیں کہ تجویز بہت خوب ہے لیکن روپیہ کیسے جمع ہوگا۔ آخر مسلمانوں سے دس لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے بھی ایک لاکھ روپیہ چاہیئے۔ آپ کہیں سے ایک لاکھ روپے کا انتظام کیجئے۔ باقی کام سنبھالیں گے۔

مولانا نے فرمایا۔ ”ہاں بھئی یہی تو مشکل ہے۔“ یہ کہہ کر منہ پھیر کر حقہ کی نے سنبھالی۔ انگوٹھا انگشت شہادت پر تھم دائرہ بناتا گھومنے لگا اور اس تبلیغی ادارہ کے اجزاء حقہ کے دھوئیں کے ساتھ فضاء میں تحلیل ہو کر رہ گئے۔“

(چراغ حسن حسرت مرحوم دیدہ صفحہ ۱۵۲)

جی ہاں! اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے مسلم اکابرین کے اس قسم کے دلچسپ منصوبے ہمیشہ حقہ کے دھوئیں کی طرح فضاء میں تحلیل ہو کر ہی رہ جاتے ہیں! اور کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوتے!

اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کے مبلغین و مجاہدین عیسائیت اور دہریت کے مراکز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے مردِ میدان بن کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور دنیا کی ناف میں اسلام کا پرچم لہراتے ہوئے لیظھرہ علی الدین کلّہ کی زندہ حقیقت پیش کر رہے ہیں اور آج عیسائیت کی فرسودہ اور کھوکھلی عمارتیں دھڑام سے پیوست زمین ہو رہی ہیں اور وہاں مبلغین جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کے مضبوط اور پائدار قلعے تعمیر ہو رہے ہیں۔ اور آج دنیا یہ کہنے پر مجبور ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ پر اب سورج غروب نہیں ہوتا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان بے نظیر اور عظیم القدر تبلیغی سرگرمیوں اور کارہائے نمایاں کی ایک چھوٹی سی جھلک ۲۶ر جنوری تا ۱۱ر مارچ کو مدراس میں منعقدہ عالمی نمائش میں ہزاروں ہزار افراد نے دیکھی اور وہ جماعت احمدیہ کے اس تبلیغی جہاد کے معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اشد ترین مخالف بھی سر خم تسلیم کرنے پر مجبور ہوا کہ آج دنیا میں اسلام کے متعلق کچھ کہنے کی جرأت صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ اس وسیع نمائش کے میدان میں اسلام کی تبلیغ پہنچانے اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز پھیلانے کی توفیق سوائے اس بظاہر چھوٹی اور کمزور مگر بباطن ایک Dinomite Power کی مالک جماعت احمدیہ کے کسی اور کو نصیب نہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

اس عالمی نمائش میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ قائم شدہ تبلیغی سٹال کے متعلق ایک تفصیلی روئیداد محترم جناب مولوی حکیم محمد دین صاحب کی طرف سے اخبار بدر میں تسلسل کے ساتھ شائع ہوتی رہی ہے۔ اس سے ہر کوئی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس تبلیغی میدان میں خدا تعالیٰ کے افضال و انوار کی کی برکتیں اور رحمتیں کس حد تک ہمارے شامل حال ہوتی رہی ہیں۔

نمائش شروع ہونے سے قبل ہی مدراس اور مضافات میں ہمارے تبلیغی سٹال کی شہرت پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ ناگر کوئل سے شائع ہونے والے ایک تامل مسلم رسالہ ”جہاد“ کے جنوری کے شمارے میں ”سوال و جواب“ کے کالم میں کسی نے ایڈیٹر صاحب سے سوال کیا ”سننے میں آیا ہے کہ مدراس میں منعقد ہونے والے عالمی میلہ میں احمدیوں کی طرف سے وسیع پیمانہ پر ایک سٹال قائم کرنے کا ارادہ ہے؟“

اس کے جواب میں ایڈیٹر صاحب مذکور نے لکھا کہ ”مدراس میں تجارت اور حرفت و صنعت کی نمائش ہو رہی ہے۔ چونکہ اسلام کوئی تجارتی سامان نہیں کہ اس کی نمائش کی جائے۔ اس لئے اس میلہ میں مسلم تنظیموں کی طرف سے اس قسم کا کوئی سٹال قائم ہونے کا امکان نہیں۔“

جب بعض غیر احمدی دوستوں نے اس رسالہ کی طرف اشارہ کیا تو میں نے جواباً کہا کہ ایڈیٹر کا یہ نظریہ درست نہیں کہ اسلام ایک تجارتی سامان نہ ہونے کی وجہ سے اسلام کا پیغام پہنچانے کے اس قسم کے زریں موقعہ سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اگر یہ نظریہ درست ہوتا تو سب سے پہلے بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر حرف آتا۔ کیونکہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں آپ مکہ اور اس کے مضافات میں منعقد ہونے والے تجارتی میلوں اور منڈیوں میں جا کر تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اور مختلف تجارتی وفود سے ملاقات کر کے پیغام حق پہنچایا کرتے تھے۔ کیا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایسے مواقع کو اس لئے استعمال فرمایا کرتے تھے کہ اسلام کوئی تجارتی سامان تھا۔ اس قسم کے خیالات کا

اظہار ایڈیٹر صاحب موصوف کی علمی فراخ دلی اور اسلامی تاریخ سے نا واقفیت کا بین ثبوت ہے۔

اسی سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کوئی بھی ایسا دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتی جہاں تبلیغ اسلام کا موقعہ میسر آجاتا ہو۔

علاوہ ازیں دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہی تاجر اپنے تجارتی سامانوں کی نمائش کرتا ہے جس کے پاس کوئی سامان بھی ہو۔ جس کے پاس کوئی تجارتی سامان ہی نہیں وہ اپنی کس چیز کی نمائش کر سکتا ہے۔ اسی طرح دنیا میں مسلمانوں کی کوئی جماعت ایسی نہیں جو دنیا کے سامنے اپنے تبلیغی کارہائے نمایاں پیش کر سکے لیکن دنیا پر کھل گیا کہ جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جو اپنے اندر یہ تڑپ اور ولولہ رکھتی ہے کہ دنیا کے سامنے اپنے عظیم الشان اور نہایت کامیاب اور ناقابل تردید تبلیغی سرگرمیاں پیش کرے اور عملی رنگ میں یہ ثابت کرے کہ خدا تعالیٰ نے ہی اس جماعت کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسی ایک جماعت کو اس بات کی توفیق دی ہے کہ لیظھرہ علی الدین کلہ والی خداتی پیشگوئی اپنی شان و شوکت کے ساتھ پوری کرے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود نے بہار سے اس تبلیغی سٹال کے شروع ہونے سے قبل ہمیں بشارت دی تھی کہ "انشاء اللہ برکتوں کا نزول ہوگا"۔

حضور اقدس کی یہ بشارت ہم نے نہایت شاندار طور پر پوری ہوتے ہوئے ہر روز مشاہدہ کیا ہے۔ ہر لحظہ وہاں محض اور محض خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور برکت سے کام ہوتا رہا۔ خدا تعالیٰ کی ان برکات کے نزول کی تفصیل لکھی جائے تو ایک دفتر کی ضرورت ہے۔

اس عالمی نمائش میں ہزاروں افراد کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ خاص طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث اطال اللہ عمرہ وبارک فی امرہ کی تاریخی تقریر جو حضور اقدس نے لندن کے وانڈز ورتھ ہال میں فرمائی تھی۔ اردو، ہندی، انگریزی اور تامل زبانوں میں چھپوا کر ہزاروں ہزار افراد تک پہنچائی گئی۔ تامل کے علاوہ جنوبی ہند کی دو مشہور زبانوں ملایالم اور تیلگو میں بھی یہ تقریر شائع ہو چکی ہے۔

صوبہ مدراس کے اُن علاقوں میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کا نام نہیں پہنچا تھا وہاں وسیع پیمانہ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اطلاع مل چکی ہے۔ اس سلسلہ میں روزانہ مجھے بیسیوں خطوط آتے ہیں جن میں یہی ذکر ہوتا ہے کہ عالمی نمائش میں احمدیہ سٹال کے ذریعہ ہمیں مختصر طور پر ہی احمدیت کے متعلق تعارف حاصل ہوا ہے اس لئے ہمیں حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام کے متعلق تفصیلی علم بہم پہنچایا جائے اور ہمیں مزید کتب ارسال کی جائیں۔ کئی خطوط میں اس بات کا اعتراف بھی ہے کہ آج دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنے والی منظم اور زندہ جماعت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ احمدیہ سٹال میں کی گئی گفتگو کے ذریعہ احمدیت کے متعلق بہت ساری غلط فہمیاں جو مولویوں کی طرف سے پیدا کی گئی تھیں دور ہو گئی ہیں ان سب کو مناسب لٹریچر بھجوائے جا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر اس بات کا بھی ہمیں اعتراف ہے کہ ہمارے پاس تامل زبان میں لٹریچر بہت کم ہے۔ ابھی تک اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ اب نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے منظوری دی گئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عالمی شہرت یافتہ تقریر "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر "احمدیت کا پیغام" کے تامل ترجموں کے علاوہ دیگر مسائل کے متعلق تامل زبان میں کتابیں شائع کی جائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فریضہ کو کما حقہ اور بخیر و خوبی سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محض اور محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اُس کی نازل شدہ برکتوں کے طفیل جہاں تبلیغ کے بہترین مواقع میسر آئے وہاں جماعت احمدیہ مدراس میں بھی ایک غیر معمولی بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے بڑھ چڑھ کر مختلف قربانیاں کی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیداری کو قائم رکھے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق ملتی رہے اور جو تبلیغی میدان مدراس اور اُس کے مضافات میں پیدا ہوا ہے اس سے کما حقہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

اسلامی تعلیم اس زمانہ میں بھی قابل عمل ہے (بقیہ صفحہ اول)

کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے زمین میں ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ حسب ضرورت غذا دے گی خواہ زمین میں سے نکال کر۔ یا نئی غذا ایجاد ہونے سے آسمانی شعاعوں کی مدد سے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اعلیٰ قلبہ رانی اور بہترین بیج اور پانی بہتر سپلائی اور کھاد کے بہتر انتظام سے زمین مناسب غذا مہیا نہ کرے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

مثل الذین ینفقون
اموالھم فی سبیل اللہ
کمثل حبۃ انبتت سبع
سنابل فی کل سنبلۃ
مائۃ حبۃ۔ واللہ
یضٰعف لمن یشاء (البقرہ)

یعنی جو لوگ خدا کے رستہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال ایسے بیج کی سی ہے جو بوئے جانے پر سات بالیاں نکالتا ہے اور ہر بالی میں ایک سو دانے ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ چاہے تو ایک دانہ کی پیداوار کو اس سے بھی بڑھا سکتا ہے۔

اس آیت میں لطیف اشارہ ہے کہ اگر انسان کوشش اور سمجھ سے کام لے۔ اور خدا کے پیدا کردہ سامانوں سے پوری طرح فائدہ اُٹھائے۔ تو ایک دانہ سے سات سو دانے تک پیدا ہو سکتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ قادر ہے کہ غلہ کی پیداوار کو اس سے بھی بڑھا دے۔ پس اگر مثلاً گندم کا بیج کسی جگہ فی ایکڑ بیس سیر ڈالا جاتا ہے۔ تو خدائی قانون کے ماتحت اس سے امکانی حد تک ساڑھے تین سو من فی ایکڑ غلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ بے شک اس وقت یہ ایک خیالی آئیڈیل سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر مزید کوشش اور مزید ریسرچ کی جائے۔ اور نیچر کے غیر محدود خزانوں میں جو وسیع سامان موجود ہے۔ اُن سے فائدہ اُٹھایا جائے تو انسان اس Ideal تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

موجودہ حالات میں ہندوستان اگر فی ایکڑ دس من گندم پیدا کرتا ہے تو جرمنی ۲۲ من۔ انگلستان ۲۴ من اور ڈنمارک ۲۱ من فی ایکڑ پیدا کرتا ہے۔ ہندوستان اگر فی ایکڑ ۱۰ من چاول پیدا کرتا ہے۔ تو امریکہ ۲۷ من اور جاپان ۴۰ من فی ایکڑ پیدا کرتا ہے۔ اگر ہندوستان میں مکئی ۱۰ من فی ایکڑ ہوتی ہے تو امریکہ میں ۲۱ من فی ایکڑ پیدا ہوتی ہے گنا اگر ہندوستان میں ۳۲۵ من فی ایکڑ ہوتا ہے تو امریکہ میں ۷۰۰ من فی ایکڑ اور جاوا میں ۱۰۰۵ من فی ایکڑ ہوتا ہے۔

ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ قرآنی آئیڈیل پیداوار کے سلسلہ میں تو بہت دور کی بات ہے۔ ہندوستان کے لئے بعض دوسرے ممالک کے مقابل بڑی ترقی کی گنجائش موجود ہے۔

دنیا کے وسیع منظر پر بھی غذا کا مسئلہ ماہرین کے نزدیک کم از کم فی الحال چنداں قابل فکر نہیں۔ چنانچہ نیشنل برکلے ریسرچ جو آبادی کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس کی رپورٹ میں صراحتاً مذکور تھا کہ

"اس بات کی کوئی شہادت نہیں کہ دنیا کی موجودہ آبادی کی ضروریات کے لئے اُس کے قدرتی خزائن مکتفی نہیں ہیں بلکہ اس کے اُلٹ ان قدرتی ذرائع و وسائل سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کے لئے دنیا کی موجودہ آبادی سے زیادہ آبادی کی ضرورت ہے۔ جس کا معیار زندگی بھی اونچا رکھا جا سکتا ہے"

(انسائیکلو پیڈیا بریٹینکا ایڈیشن ۱۹۵۱ء جلد ۳ صفحہ ۱۹۲)

(باقی)

یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات میں کامیاب جلسے

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق ہندوستان کی مختلف جماعتوں نے اپنے اپنے ہاں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا اور ان کی رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں ۱۸ اپریل کے بدر میں ان رپورٹوں کی پہلی قسط شائع کی جا چکی ہے۔ اب مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مزید رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر عدم گنجائش کی وجہ سے ہم انہیں شائع کرنے سے قاصر ہیں۔

(۱) جماعت احمدیہ بنگلور (۲) جماعت احمدیہ باری پارہ گام (۳) جماعت احمدیہ کینانور (۴) جماعت احمدیہ کلکتہ (۵) لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔

(ایڈیٹر)

انبیائے بنی اسرائیل اور حضرت مسیح ناصری نے اپنے مشن کو ہمیشہ یہود تک محدود رکھا

حواریوں کو غیر اقوام کے پاس جانے کی ممانعت

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بائیبل میں لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اکلوتے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور جب انہوں نے اسے ذبح کرنے کے لئے آمادگی ظاہر فرمائی تو خدا تعالےٰ نے ان کو فرمایا۔

"چونکہ تو نے یہ کام کیا کہ اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے دریغ نہ رکھا اس لئے میں نے بھی اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ (۱) میں تجھے برکت پر برکت دوں گا اور تیری نسل کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان کے تاروں اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند کر دوں گا۔

(۲) "اور تیری اولاد اپنے دشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہوگی (۳) اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی کیونکہ تو نے میری بات مانی۔"

(پیدائش ۲۲ - ۱۶ - ۱۸)

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ نے اکلوتے بیٹے کے ذبیح اللہ ہونے کے سبب سے اس کی اولاد کے ذریعہ سے سب اقوام عالم کے برکت پانے کا وعدہ دیا تھا۔

اب عیسائیوں کا کہنا ہے کہ وہ ذبیح اللہ حضرت اسحاق تھے۔ اور مسلمان ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیلؑ کو قرار دیتے ہیں۔ قطع نظر اسبات کے کہ حضرت اسحاق حضرت ابراہیمؑ کے اکلوتا بیٹا نہ تھے بلکہ اکلوتا بیٹا حضرت اسمٰعیل تھے۔ ہم اپنے عیسائی بھائیوں سے پوچھتے ہیں کہ خدا نے اس اکلوتے بیٹے کی اولاد سے دنیا کی ساری قوموں کے برکت پانے کا جو وعدہ تھا کیا وہ بنی اسرائیل کے انبیاء کے ذریعہ سے کبھی پورا ہوا؟ اور کیا حضرت مسیح علیہ السلام سے قبل کے انبیاء میں سے کسی نبی نے بھی دیگر اقوام عالم میں سے کسی قوم تک اپنا مشن پھیلایا یا اپنے مشن کو ان میں سے کسی نے عالمگیر قرار دیا اور نہ دیگر اقوام یا کسی ایک قوم کو بھی دعوت دین دی۔ واقعات یہ ہیں کہ ان میں سے کسی ایک نے بھی کبھی بنی اسرائیل کے سوا کسی اور قوم کو کبھی خطاب نہ کیا اور اپنی دعوت کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھا اور کسی ایک قوم نے بھی ان کے ذریعہ سے برکت نہ پائی

آخر میں حضرت مسیح ناصری تشریف لائے انہوں نے بھی اپنی دعوت کو عملاً صرف بنی اسرائیل تک ہی محدود رکھا۔ اور کبھی بھی کسی دوسری قوم کو دعوت نہ دی اور نہ کبھی فرمایا کہ میری بعثت بنی اسرائیل کے سوا دوسری اقوام کے لئے بھی ہے اور نہ ہی کبھی عملاً ... ان کی دعوت کسی دوسری قوم تک پہنچی بلکہ ان کے برخلاف انہوں نے اپنے حواریوں کو یہ ہدایت اور حکم دیا کہ "غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔" (متی ۱۰ : ۵ - ۶)

ظاہر ہے کہ اس حکم کے ذریعہ سے انہوں نے منفی اور مثبت ہر دو پہلوؤں کا ذکر کر کے اپنا منشاء ان پر واضح کر دی۔ اول غیر قوموں کو دعوت دینے سے منع کر دیا دوسرے صرف بنی اسرائیل تک اپنی دعوت کو محدود قرار دیا۔

ان کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ غیر قوموں کی دعوت کی ذمہ داری ان پر نہ تھی۔ اور نہ ہی انہوں نے غیر قوموں کو کبھی دعوت میں شریک کیا۔ بلکہ دوسری جگہ آتا ہے کہ ایک عورت کے برکت لینے کی خواہش کے اظہار پر انہوں نے دیگر قوموں کو کتے قرار دے کر اپنی دعوت سے خارج کر کے موتیوں سے محروم قرار دیا اور فرمایا۔

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

"لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔"

(متی ۱۵ : ۲۴ - ۲۶)

اس سے ظاہر ہے کہ ان کی دعوت و مائدہ صرف اپنے ہی آدمیوں کے لئے تھا۔ دوسروں کو اسے پیش کرنا اچھا نہیں۔" عیسائی بھائیوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے اقوال و اعمال میں سے یہ بات پیش کرنا کہ عیسائیت عالمگیر ہے اور مسیح کی دعوت عام ہے ناممکن و محال ہے لہذا ان کی طرف دعوت عامہ کو منسوب کرنا خلاف واقعہ اور ظلم ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو تو عورت کے بولنے کے بغیر خود ہی دیگر اقوام کو دعوت دینی چاہئے تھی مگر انہوں نے نہ صرف یہ کہ خود دوسروں کو دعوت نہیں دی بلکہ دعوت کے مطالبہ پر انکار کرتے ہوئے دوسروں کو گالیاں دے کر بتا دیا کہ عالمگیر دعوت ان کے مشن سے خارج ہے اور اس کی ذمہ داری قطعاً ان پر نہیں بلکہ ایسی دعوت کو انہوں نے ناپسندیدہ امر قرار دے کر اس کا راستہ قطعی طور پر بند کر دیا۔ پس عیسائی بھائیوں کی دعوت عام سراسر حضرت مسیح علیہ السلام کے حکم و ارشاد کی خلاف ورزی اور اس سے صریح انحراف، بغاوت اور سیاست ہے۔ اگر وہ اپنے موقف کو درست قرار دیتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے خود اپنے ذاتی اقوال و اعمال میں سے اس کا ثبوت اناجیل سے پیش کریں۔

حضرت مسیح نے حواریوں کو جو ہدایت دی وہ دراصل اس پیشگوئی کے مطابق تھی جس میں لکھا گیا تھا کہ آنے والا مسیح اسرائیلی صرف "یعقوب کے گھرانے پر بادشاہی کرے گا۔" (لوقا ۱ : ۳۳)

یہ فرشتہ کا قول ہے جو اس نے مریم کو حمل سے قبل کہا تھا۔ یہ قول بتاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی دعوت کا تعلق خدا تعالےٰ کے نزدیک صرف بنی اسرائیل سے تھا نہ کہ دیگر اقوام سے بھی۔ چنانچہ حضرت مسیح خود بھی اور ان کے حواری بھی اس کے مطابق اپنی زندگی میں کبھی غیر قوم کے پاس نہیں گئے۔ اور نہ کسی اور کو اپنے دین کی طرف بلایا۔ مذکورہ ارشاد کے بعد نہ تو کبھی اسے منسوخ کیا اور نہ ہی ان کی زندگی میں کبھی اس کے خلاف کسی نے عمل کیا۔

چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد بھی حواری ایک عرصہ تک صرف بنی اسرائیل ہی کو دعوت دیتے رہے لکھا ہے کہ

"پس جو لوگ اس مصیبت سے پراگندہ ہو گئے تھے جو ستفنس کے باعث پڑی تھی وہ پھرتے پھراتے فینیکے اور کپرس اور انطاکیہ میں پہنچے مگر یہودیوں کے سوا اور کسی کو کلام نہ سناتے تھے۔" (اعمال ۱۱ : ۱۹)

یہ حوالہ اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ اس واقعہ سے قبل کبھی بھی غیروں کو دعوت دینے کا خیال نہ تو حضرت مسیحؑ کو آیا اور نہ اُن کے حواریوں کو۔ ہاں جب حواریوں میں یہود کے انکار پر اصرار کی وجہ سے ناامیدی پیدا ہو گئی تو ان میں ایک گروہ اس خیال کی طرف مائل ہو گیا کہ دوسروں کو تبلیغ کریں اور ان کو اپنے ساتھ ملا کر یہود کے خلاف اپنی طاقت پیدا کریں مگر دوسرا فریق برابر اس بارہ میں اس کا مزاحم رہا اور دوسروں تک تبلیغ کو وسیع کرنے سے اسے منع کرتا رہا۔ لکھا ہے چونکہ

"یہودی کو غیر قوم والے سے صحبت رکھنا یا اس کے ہاں جانا ناجائز ہے۔"

(اعمال ۱۰ : ۲۸)

اسلئے

"جب پطرس یروشلم میں آیا تو مختون ان سے یہ بحث کرنے لگے کہ تو نامختونوں کے پاس گیا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا۔"

(اعمال ۱۱ : ۲)

جھگڑے کا سبب یہی تھا کہ غیر اقوام کو ناپاک اور بقول حضرت مسیحؑ کتے سمجھا جاتا تھا اور کتوں کے آگے اپنی دعوت کے موتی پھینکنا ناپسندیدہ تھا۔

معلوم نہیں کہ حضرت مسیحؑ کے اس قسم کے واضح ارشادات اور اناجیل کے بیانات عیسائیوں کو کیوں سمجھ نہیں آتے۔ اور اگر سمجھ آتے ہیں تو وہ ان کو پس پشت کیوں پھینک دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کا حضرت مسیحؑ سے تعلق کا اظہار محض خوش فہمی ہے جو محض ایک سیاسی سٹنٹ ہے ایک طرف خدا کا "اکلوتا بیٹا" اور اس کے ساتھ محبت کا اظہار اور دوسری طرف اس کے ارشادات کا یہ حشر۔ الامان۔ الحفیظ۔

اسرائیلی انبیاء کے دیگر اقوام کو دعوت دینے سے گریز اور حضرت مسیحؑ کی وضاحت اور ممانعت نے اس امر کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا کہ دیگر اقوام کا برکت پانا اسرائیلی

انبیاء ریں سے کسی کے ساتھ بھی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کا تعلق اسمٰعیلی انبیاء سے ہے چنانچہ آنحضرت صلعم جو کہ اسماعیلی نبی ہیں۔ ہی وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے خدا تعالےٰ کے حکم سے کُل اقوام کی طرف آنے کا اعلان کیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا۔ ایسا ہی فرمایا ان ھو الا نذیر للعالمین۔ ایسا ہی اللہ تعالےٰ نے آپ کے لئے رحمۃ للعالمین کے الفاظ استعمال فرمائے۔ اور آپ نے عربوں اور عجمیوں کو عملاً دعوت اسلام دی۔ اور دیگر اقوام کے انبیاء پر ایمان لانے کا بھی حکم دیا۔ اور یہ مضمون بما انزل الیک فرما کر بتا دیا کہ اب اسی نبی کے ذریعہ سے سب اقوام کا اجتماع و اتحاد ہوگا۔ اور وہ اس نبی کے ذریعہ سے برکت پائیں گی۔ اس کی دعوت و تعلیم کسی خاص قوم یا ملک یا وقت سے مخصوص نہیں نہ اس کی تعلیم ناقص ہے بلکہ وہ کامل جامع اور عالمگیر ہے اور انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے بائیبل کی تعلیم کی طرح ناقص نہیں اور نہ ہی وہ کسی خاص شعبے ہی کے ساتھ مخصوص ہے بلکہ وہ اپنے اندر تمام پہلو رکھتی ہے۔ اور تمام اقوام کی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری اُٹھاتی ہے۔ چنانچہ دیگر اقوام نے اس سے حقیقی طور پر استفادہ کیا ہے اور اس کے ذریعہ سے وہ موعود برکات حاصل کی ہیں اور آئندہ بھی وہ اس سے بہت کچھ مستفید اور اس کی بعثت ثانیہ کے ذریعہ ان برکات سے متمتع ہوں گی اور دنیا پر یہ بات پھر ایک بار ثابت ہو جائے گی کہ دیگر اقوام کا برکت پانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کی دوسری شاخ سے وابستہ تھا نہ کہ اسرائیل کے انبیاء کے ساتھ۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت بانی اسلام علیہ السلام کی بعثت کے بعد خدا تعالےٰ سے تعلق براہ راست مسدود قرار دیا گیا۔ اور اسے آپ کے طفیل اور بواسطہ قرار دیا گیا۔

ہم نے جو حقائق اوپر بیان کئے ہیں اگر کسی عیسائی بھائی کو ان سے اختلاف و انکار ہے تو وہ ان کی تردید کرکے دکھلائے یا خدا کا خوف کرکے اصل حقیقت کو پائے اسی میں سب برکت ہے۔ دنیا کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ نری سیاست بیکار محض ہے اصل چیز تو وہ برکت ہے جس کا خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کو وعدہ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ ان کے ذریعہ سے دیگر اقوام کو بھی حاصل ہوگی۔ اب اس کا وقت آگیا ہے۔ اب

وصیتیں

نوٹ:۔ وصیتیں منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو وصیت کے بارہ میں کسی قسم کا اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۴۶ ۔ سکینہ بی بی زوجہ شنار اللہ خاں قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بنگال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد مبلغ سات سو روپیہ ... بذمہ خاوند اور زیورات قیمتی دو سو روپیہ کل نو سو روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور چندہ وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ سکینہ بی بی بحروف اڑیہ
گواہ شد شنار اللہ خاں
دستخط شنار اللہ خاں بحروف اڑیہ
گواہ شد خاکسار محسن خاں صاحب سکنہ کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ ۶۷/۱۲/۳

وصیت نمبر ۱۳۶۷ ۔ بی جان بیگم زوجہ مکرم سیٹھ محمد محی الدین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر اٹھائیس سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۶۵ء ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ خاص ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۶۷/۱۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد منقولہ مہر پانصد روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور زیور طلائی ایک جھمرا اور ایک ٹکہ وزنی اڑھائی تولہ قیمتی پونے چار سو روپیہ۔ کل جائیداد پونے نو سو روپیہ۔ میں بحق صدر انجمن قادیان اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ وصیت آئندہ پیدا ہونے یا میری وفات پر ثابت شدہ جائیداد پر حاوی ہوگی۔ جائیداد کی مقدار کی تبدیلی پر بھی دفتر کو مطلع کیا کروں گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ
(نشان انگوٹھا بی جان بیگم)
گواہ شد۔ محمد محی الدین
خاوند موصیہ
گواہ شد۔ محمد معین الدین احمدی (بکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب عمزاد خاوند موصیہ امیر جماعت چنتہ کنٹہ) ۴

۴۔ کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم۔ اے نائب وکیل المال التبشیر چنتہ کنٹہ۔

نوٹ:۔ اعلان وصیت اور چندہ شرط اول کی رقم مرکز کو بھجوائی جا رہی ہے۔

۲۔ سب اقوام وہ برکات اسلام کے ذریعہ سے پائیں گی جو

موجودہ مالی سال میں اب صرف چند ایام باقی ہیں

جیسا کہ نظارت ہذا کی طرف سے گذشتہ تحریک میں توجہ دلائی جا چکی ہے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں۔

تمام ایسی جماعتیں جن کی طرف سے پہلے گیارہ ماہ میں یعنی آخر مارچ تک وصولی لازمی چندہ جات بجٹ کے مطابق نہیں ہوتی۔ ان کے عہدیداروں کو پوزیشن وصولی اور بقایا سے اطلاع دیتے ہوئے انفرادی دستی چٹھیاں ارسال کی جا چکی ہیں۔ اور یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ کمی آمد کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرماویں۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے جملہ سالانہ اخراجات کی بنیاد زیادہ تر متوقع چندہ جات کی آمد پر رکھی جاتی ہے۔ اگر خدانخواستہ آمد متوقع بجٹ کے مطابق نہ ہو اور اخراجات کو سلسلہ کی ضروریات کے ماتحت ناگزیر طور پر جاری رکھنا پڑے تو نتیجہ میں جو غیر معمولی زیر باری اور مشکلات کی صورت پیش آسکتی ہے۔ اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

گذشتہ ۱۱ ماہ کا جائزہ لینے پر متعدد جماعتیں ایسی نظر آتی ہیں جن کی طرف سے وصولی غیر تسلی بخش ہے اور بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جن کی طرف سے اس عرصہ میں وصولی برائے نام ہوئی ہے۔ حالانکہ ہر ماہ نظارت کی طرف سے جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ چونکہ اب موجودہ مالی سال ختم ہونے میں بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے جملہ احباب جماعت عہدیداران مال اور مبلغین صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ وصولی چندہ جات کی کمی کو پورا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دے کر تعاون فرماویں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"جو شخص خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے اور اگر وہ اسے پورا سلسلہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک بچا ہوا ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا

خاکسار کے بیٹے جمیل احمد خاں چاند نے امتحان نائینل مڈل دیا ہوا ہے بزرگان سلسلہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نمبروں کی اعلیٰ پوزیشن اور نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اخوند اقبال محمد خاں
ڈیرہ غازی خاں
(مغربی پاکستان)

غیر مبائعین کے لاہوری جنرل سیکرٹری کے ایک اشتہار کا جواب

ایک ناطق برہان بجواب "ضروری اعلان"

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج صوبہ بہار

(۲)

بے جا گمان بہرحال یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو مختلف رنگوں میں دو مرتبہ اپنے اپنے وقت پر پوری ہوگئی۔ ورنہ اس وقت سے کون احمدی ناواقف ہے کہ احمدیت کی خاطر نوکریاں چھوڑنا پڑتی ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بڑی بڑی جائیدادوں اور بڑے بڑے کاروباروں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور بسا اوقات بیوی بچوں اور اقرباء اور اعزاء سے قطع تعلق کی نوبت بھی آ جاتی ہے اور بعض کو اس راہ میں جان بھی قربان کرنا پڑتی ہے۔ اور ہر دور میں الٰہی جماعتوں کو یہ قربانیاں دینا پڑتی ہیں۔ لہٰذا اس سلسلہ میں ہر احمدی اپنے سابقہ داستان و درد داستان ایک پُرکیف تاریخ رکھتا ہے وہ اپنی قربانیوں کو جگہ جگہ بیان کر کے اپنے ثواب کو کم نہیں کرنا چاہتا۔ سب کچھ اس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہی احمدیوں کو اسی دنیا میں بھی بہترین اجر عطا فرمایا ہے۔

پس مولوی محمد احسن صاحب کا نوکری چھوڑنا تاریخ احمدیت میں کوئی انوکھا واقعہ نہیں تھا البتہ عظیم الشان پیشگوئی ضرور تھی جو اپنے اپنے وقت پر دو مرتبہ پوری ہوئی لہٰذا مولوی محمد احسن صاحب کا اس الہام الٰہی کو لے کر ڈھنڈورا پیٹنا یا پیغامیوں کا اس الہام الٰہی کو لے کر اچھالنا اور دوسروں پر ڈالنے کی کوشش کرنا اور اسے "ایثار و قربانی کا اعلیٰ ترین نمونہ قرار دینا" ایک وہم ایک خوش فہمی ایک بے جا گمان سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

لاشئے بے جان زیر بحث اشتہار میں خلیفۂ وقت کے عزل کے سلسلہ میں مولوی محمد احسن صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"اسلام کے اندر ایک فتنہ خلیفہ پیدا ہوتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا جواب دوں گا اور حدیث ہے کہ الساکت عن الحق شیطان اخرس" اور میں اس بات سے بھی ڈرتا ہوں کہ میری خاموشی کی وجہ سے وہ دوسرے گمراہ نہ ہوں۔"

"علاوہ اس فساد دین کے دنیوی طور پر بھی فساد انتظام خلافت میں واقع ہو چکا ہے جس کی یہاں تفصیل کی ضرورت نہیں۔"

الجواب۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے لیکن مولوی محمد احسن صاحب کہتے ہیں کہ میں ہی خلیفہ کا مجوز تھا اور میں ہی اس کا عزل کرتا ہوں (اسی رنگ میں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی کہا تھا) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کے لئے پیشگوئی کے طور پر خلیفہ کا معزولی ناجائز قرار دیا تھا۔ خلفاء راشدین کے عمل و سنت بھی ببانگ دہل یہی بتا رہے ہیں کہ خلیفۂ وقت کو دنیا کی کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کی تحریرات اس سلسلہ میں اوپر درج کی جا چکی ہیں۔ گویا قرآن کریم، احادیث نبوی، سنت خلفاء راشدین اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کی تحریرات کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہوئے عزل خلیفہ کا اعلان کرتے ہیں اور اپنی جرأت کی داد دیتے ہوئے اس راہ میں خاموش رہنے والے کے لئے حدیث نبوی کو پیش کر کے اسے "شیطان اخرس" قرار دیتے ہیں۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ نہ صرف خلافت محمودیہ قائم رہی بلکہ اس کے بعد مستحکم سے مستحکم تر ہوتی چلی گئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق خلافت محمودیہ اس مضبوط چٹان پر قائم ہوگئی ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ تعجب ہے کہ پیغامی لوگ اس اعلان کو شائع کرنے کی کس طرح جرأت کرتے ہیں۔ جس اعلان کو اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔

قارئین کرام ہم اس موقعہ پر ایک برہان عظیم تصویر کے دوسرے رخ پر پیش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ مولوی محمد احسن صاحب جو عزل خلفاء میں ایسی جرأت دکھانے لگے وہ ایک دوسرے مسئلہ میں کیسے "گونگے" ثابت ہوئے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ۱۹۲۰ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اہلحدیث مولوی محمد احسن صاحب سے کچھ تبادلہ خیالات کیا جسے مولوی ثناء اللہ صاحب نے مؤکد بحلف اپنے اخبار اہلحدیث ۵ر جون ۱۹۲۰ء میں شائع کر دیا۔ اس میں موصوف نے مولوی محمد احسن صاحب کی طرف یہ بیان بھی منسوب کیا کہ:-

"مرزا صاحب کے تو تین چار الہاموں کو میں بھی شروع سے نہیں مانتا بلکہ میں نے قادیان کی بیعت بھی نہیں کی تھی ہاں ان کی خدمات اسلام کی وجہ سے ان کا معتقد تھا۔"

اس کے بعد الفضل نے مولوی محمد احسن صاحب کو توجہ بھی دلائی کہ وہ اپنی پوزیشن صاف کریں اور مولوی صاحب موصوف نے بعض نوٹ بھی شائع کروائے لیکن ان میں اس بیان کی تردید کی بجائے اور تائید ہوتی رہی، اور اس موقعہ پر مولوی محمد احسن صاحب حدیث نبوی الساکت عن الحق شیطان اخرس کو بالکل بھول گئے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

مولوی محمد احسن صاحب کے اس بیان کو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر تبصرہ الہام سے تطبیق دی جائے تو معنے یہ ہوں گے کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الہامات پر ایمان نہ رکھنے کے اور بیعت نہ کرنے کے اپنی نوکری چھوڑ کر مسیح و مہدی (جس کا نام احمد ہے) کی تائید و حمایت کے لئے قادیان آ جائیں گے۔ اور اس وقت تک حمایت کرتے رہیں گے جب تک کہ "القول الممجد فی تفسیر اسمہ احمد" نامی لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "احمد" ہونے سے انکار نہ کر دیں۔ ان حقائق کی روشنی میں مولوی محمد احسن صاحب کا اعلان عزل تو ایک لاشئے بے جان ثابت ہوتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا ہے۔

دجال، فرعون اور شیطان

اے۔ رزاق صاحب آف بمبئی جنہوں نے زیر جواب اعلان شائع کیا ہے اور تاثیر صاحب کشمیری جنہوں نے پارٹی پورہ میں اسے تقسیم کروایا ہے۔ ان دونوں حضرات سے ہماری آخری گزارش یہ ہے کہ جس وقت مولوی محمد احسن صاحب خلافت حقہ سے وابستہ تھے اور مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور دوسرے پیغامی حضرات کو شیطان، فرعون، اور دجال قرار دیتے تھے۔ کیا اس وقت پیغامی حضرات کو یہ الہامی شعر اور مولوی محمد احسن صاحب کا فرشتہ ہونا دکھائی نہیں دیتا تھا؟

حوالے درج ذیل ہیں۔

۱۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب اپنے لیکچر "اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" کے صفحہ ۶۸ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:-

"اب سید محمد احسن صاحب ہم کو مکذب دجال کہتے ہیں۔"

۲۔ مولوی محمد احسن صاحب نے ۱۱ر فروری ۱۹۱۵ء کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک خط بھجوایا تھا جس کا عکس ۸ر اگست ۱۹۱۶ء کے الفضل میں چھپ چکا ہے اس خط میں مولوی صاحب موصوف نے پیغامیوں کو آل فرعون قرار دیا ہے اور بالخصوص سابق امیر منکرین خلافت مولوی محمد علی صاحب کو شیطان اور فرعون قرار دیا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مولوی محمد احسن صاحب مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب اور دوسرے پیغامیوں کو دجال، فرعون، آل فرعون اور شیطان سمجھتے تھے اور اس کے لئے قرآن کریم کی آیات بطور استشہاد کے طور پر پیش کرتے تھے اس وقت پیغامیوں کے نزدیک فرشتہ تھے یا نہیں اور اس الہامی شعر کے مصداق تھے یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان چند پیغامیوں کو جو ہندوستان کے طول و عرض میں باقی رہ گئے ہیں...... ہدایت دے اور خلافت حقہ سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

منقولات

"کیا نزولِ مسیح کا زمانہ قریب آگیا ہے؟"

اخبار الجمعیۃ دہلی کا ایک فکر انگیز مقالہ

اخبار الجمعیۃ دہلی کے جمعہ ایڈیشن بابت ۱۹ر اپریل ۱۹۶۸ء میں عنوان بالا سے ایک فکر انگیز مقالہ شائع ہوا ہے جسے ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں اس سلسلہ میں ہمارا تبصرہ دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے ــــــ (ایڈیٹر)

نیویارک کی سڑک پر تین یہودی بچے آپس میں باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے۔

ایک نے کہا "ذرا دیکھو! پانچ قومیں ایک قوم کے مقابلے میں۔ اور ہم غالب رہے"۔ دوسری طرف اسرائیل کے یک چشم وزیر جنگ موشے دیان (MOSHE DAYAN) نے لندن میں ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا۔ "اس جنگ میں ہماری فوجیں اس شان سے آگے بڑھی ہیں جیسے ان کا مقابلہ کاغذی شیروں (PAPER TIGERS) سے تھا"۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عرب۔ اسرائیل جنگ (جون ۱۹۶۷ء) میں صرف چھ دن کے مقابلے میں یہودیوں کو جو غیر معمولی فتح حاصل ہوئی اس نے یہودی بچوں سے لے کر ان کے بڑوں تک میں کس قسم کے احساسات پیدا کر دیئے ہیں۔ اس حادثہ نے عربوں کے حامیوں تک کو ذلت سے دوچار کر دیا ہے۔ ایک یورپین جو سلامتی کونسل میں ہندوستانی نمائندہ کی کارگزاری کو ٹیلی ویژن پر دیکھ رہا تھا اس نے اپنے قریب کے ہندوستانی سے کہا "تم ہندوستانیوں کو شرم آنی چاہیئے کہ تمہارا ملک ناصر کی حمایت کرتا ہے جو شیر کی طرح بولتا ہے اور بلی کے بچے کی طرح کام کرتا ہے"۔ اگرچہ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس واقعہ کو سادہ طور پر محض عربوں کی شکست نہیں سمجھتے اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صنعتی طور پر زیادہ ترقی یافتہ ریاست اسرائیل کی فتح ہے۔ بلکہ ان کو اس میں امریکہ کی فتح اور روس کی شکست نظر آتی ہے جو مغربی ایشیا کی بساط پر بے جان مہروں کے ذریعہ لڑائی گئی۔

اس واقعہ کو یہودیوں کے حلقہ میں اسرائیل کے اس تاریخی احیاء سے تعبیر کیا جا رہا ہے جس کے وہ عرصہ دراز سے منتظر تھے۔ ابھی اسی صدی کی بات ہے کہ ساری دنیا یہودیوں کو برا بھلا کہہ رہی تھی کہ بغیر لڑے بھڑے انہوں نے بکریوں کی طرح جرمنی کے گیس چیمبروں میں اپنے کو ہلاک کرا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ نازیوں نے اس طرح ساٹھ لاکھ یہودیوں کو قتل کیا تھا۔ اب یہی اسرائیلی قوم جس کی کل تعداد صرف ۲۴ لاکھ ہے۔ اس نے دیو پیکر عرب قوم کو شکست دیدی جس کی تعداد دس کروڑ ہے۔ اور بحرین سے مراکش تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور شکست بھی ایسی جس کو جنگوں کی تاریخ میں ایک عجوبہ سمجھا جاتا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آئندہ وہ فوجی درسیات (MILITARY TEXTBOOKS) میں اہم جنگی واقعات میں شمار کی جائے گی۔ وہ قوم جو طویل ترین مدت سے دنیا میں بے خانماں پھر رہی تھی، جس کا اب تک کوئی قوم نہیں بنی تھی وہ لوگ جو اپنے ذہن میں اپنے شاندار ماضی اور سنہرے مستقبل کا خیالی تصور لئے ہوئے دنیا کی ضمیر پر بوجھ بنے ہوئے تھے۔ وہ اب ایک منظم ترین قوم ہیں اور ایک ایسی ریاست رکھتے ہیں جو قوموں کی عالمی انجمن میں تسلیم شدہ ہے۔

یہودیوں میں اب یہ خیال عام ہو رہا ہے کہ وہ وقت اب ان کے اوپر دوبارہ لوٹ رہا ہے جس کے متعلق بائیبل میں کہا گیا تھا کہ "تم میں سے پچاس افراد پانچ ہزار پر غالب ہو جائیں گے اور سو افراد دس ہزار پر"۔ مسز گولڈی سلورسٹین کا خیال ہے کہ خدا جو سراسر محبت و مہربانی ہے عربوں کو قتل کرے گا۔ یہ یہودی خاتون اس معاملہ میں تنہا نہیں ہیں بلکہ اکثر یہودی اب ایسا ہی سوچتے ہیں۔

۱۷ر جون کو بروکلین (نیویارک) میں یہودیوں کا ایک اجتماع ہوا تھا اس میں حاضرین نے مسز زوران کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "آج جو زمین ہمارے قبضہ میں آئی ہے، وہ زمین ہے جس کا خدا نے یہودیوں سے وعدہ کیا تھا ــــ اس نے کہا تھا کہ وہ اپنی محبوب قوم یہود کو صحرائے سینا اور بحیرہ مردار کے نمکین پانی کا مالک بنائے گا"۔ یہ پیغام دراصل بیت المقدس سے امریکہ بھیجا گیا تھا جس کو اس اجتماع میں ہر شخص تک پہنچایا گیا۔

نیو یارک جہاں یہ اجتماع ہوا دنیا کا سب سے بڑا یہودی شہر ہے۔ نیو یارک میں اتنے زیادہ یہودی بستے ہیں جتنے کہ پوری ریاست اسرائیل میں۔ یہاں ۱۸ لاکھ ۳۶ ہزار یہودی آباد ہیں اور یہ سب کے سب جنرل دیان کو اس طرح آفرین و مرحبا کہہ رہے ہیں جیسے وہ کوئی پیغمبر ہے جو بیسویں صدی میں اسرائیل کے اندر مبعوث ہوا ہے خود یک چشم موشے دیان کا یہ حال ہے کہ بیت المقدس فتح کرنے کے بعد جب وہ مسجد اقصیٰ میں دیوار گریہ تک پہنچا تو دیر تک روتا رہا۔ پھر اپنے جنگی لباس ہی میں اس نے یہودی طریقہ پر وہاں نماز ادا کی۔

اسی کے ساتھ ریاست اسرائیل میں ایک عجیب و غریب کہانی پھیلائی جا رہی ہے جس کو پیشینگوئی کہا جا رہا ہے اور جس کی وجہ سے یہودیوں کی ہمت بہت بلند ہو رہی ہے۔ کہانی یہ ہے کہ تل ابیب میں ایک یہودی بزرگ تھے جن کا نام ربی فی کمان تھا۔ وہ لوگوں میں بہت مقبول و محبوب ہو گئے تھے۔ تقریباً ایک سال گذرا جبکہ ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی چھوڑی ہوئی ایک وصیت گذشتہ مہینہ پڑھی گئی۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ اسرائیلیوں اور عربوں میں جنگ ہوگی اور تین دن کے اندر اندر اسرائیل اس جنگ کو جیت لیں گے اس کے بعد مسیح نمودار ہوں گے۔

یہ کہانی ممکن ہے فتح کے بعد گھڑی گئی ہو۔ تاہم اسرائیلی تاریخ میں اس کی ایک بنیاد ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا زمانہ بنی اسرائیل کی تاریخ کا سب سے زیادہ سنہرا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں بنی اسرائیل کو نہایت عزت حاصل ہوئی اور اسی زمانہ میں بیت المقدس کی تعمیر ہوئی۔ مگر اس کے بعد یہود کے اندر بگاڑ پیدا ہوا۔ بائیبل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے پہلے ہی خبر دیدی گئی تھی کہ ارضِ مقدس (فلسطین) تمہارے حوالے کیا جائے گا لیکن اگر تم میں سرکشی پیدا ہوئی تو تم اس ملک سے اکھاڑ دیئے جاؤ گے۔

بائیبل میں اس طرح کی دو بڑی تباہیوں کی پیشین گوئی پہلے سے موجود تھی۔

(استثناء باب ۲۸، ۳۲)

چنانچہ حضرت سلیمانؑ کے بعد بابل اور اشیریا کی سلطنتوں کے ذریعہ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ بخت نصر نے چھٹی صدی قبل مسیحؑ کے وسط میں یروشلم کو فتح کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور ستر ہزار یہودیوں کو قید کر کے بابل لے گیا پھر مسیحؑ کے بعد ۷۰ء میں ٹائیٹس رومی نے دوبارہ یروشلم برباد کیا اور ہزاروں یہودیوں کو تہ تیغ کر دیا۔ اس کے بعد یہودی بے زور ہو کر زمین میں منتشر ہو گئے۔

عیسیٰ ابن مریمؑ کی پیدائش سے پہلے بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء آئے جنہوں نے یہ خبر دی کہ خدا کی طرف سے ایک "مسیح" آنے والا ہے جن پر اگر وہ ایمان لائے تو انہیں ذلت کی زندگی سے نجات ملے گی عرصہ تک یہودی اس آنے والے مسیحؑ کے منتظر رہے مگر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کی طرف سے مسیح ہو کر آئے تو یہودیوں نے پھر سرکشی کی اور ان کی نبوت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ یہ وہی مسیح ہے جو خدا کی طرف سے ہماری نجات کے لئے آنے والا ہے۔ یہی نہیں بلکہ آنجناب کو ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے۔ رومی سلطنت کو آپ کے خلاف ابھارا اور اپنی کوشش کے اعتبار سے انہیں سولی پر چڑھا دیا۔

اس طرح گویا وہ مسیحؑ جس کی خبروں کے ذریعہ خبر دی گئی تھی، یہودیوں کے نزدیک اس کا آنا ابھی باقی ہے چنانچہ آج تک دنیا بھر کے یہودی اس مسیح موعود (PROMISED MESSIAH) کے منتظر ہیں جس کے آنے کی خوشخبریاں ان کو دی گئی تھیں۔ ان کا لٹریچر اس آنے والے دور کے سہانے تذکروں سے بھرا ہوا ہے۔ تالمود اور ربیوں کی ادبیات میں اس کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس کی خیالی لذت کے سہارے صدیوں سے یہودی جی رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسیح موعود جب آئے گا تو بادشاہ ہو کر لڑے گا ملک فتح کرے گا۔ فرات سے لے کر نیل تک کا علاقہ جس پر آج عرب بیٹھے ہیں دوبارہ ان کی مقدس کتابوں کے مطابق ان کی میراث ہے اور دنیا کے گوشہ گوشہ سے یہودیوں کو لاکر دوبارہ ان کے محبوب ملک فلسطین میں جمع کر دے گا۔

اب اگر مشرق وسطیٰ کے بیس برس سے لے کر اب تک کے حالات کو دیکھیے اور اسی کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں پر نظر ڈالئے جن میں دجال کے ظہور اور حضرت مسیحؑ کے نزول کی خبر دی گئی ہے۔ تو معلوم ہوگا کہ پیشین گوئی کے عین مطابق ارضِ موعود میں اسٹیج پوری طرح تیار ہو چکا ہے جبکہ فلسطین پر

موعود ہی دیکھ بالکل تیار ہو چکا ہے جب کہ نیل بلیبی پر یہودیوں کا قبضہ ہو جائے گا مسلمانوں اور یہودیوں میں جنگ ہو گی جس میں مسلمان کامیاب ہوں گے اسے محفوظ ہو کر کوئی "کانا دجال" یہ دعویٰ کرے کہ میں وہی مسیح ہوں جس کی مقدس کتابوں میں خبر دی جاتی رہی ہے مسلمان اس جنگ سے پیشتر چکے ہوں۔ لیکن اسی وقت دمشق سے ہمارا پر حقیقی مسیح اتریں اور یہودی دجال جو ایک بڑی فوج لے کر شام کے علاقہ میں گھس چکا ہو۔ اس کا پیچھا کریں یہاں تک کہ لُدّ (ہ تل ابیب) کے مقام پر اسے جا پکڑیں اور اس کو قتل کر دیں اور اس کے بعد حدیث کی پیشین گوئی کے مطابق یہودی ہار جائیں۔ ان کے حلیف عیسائی بھی شکست کھا جائیں کیونکہ حضرت مسیح جب آئیں گے تو "صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر ہلاک کر دیں گے"۔ دجال کے ظہور اور حضرت مسیح کے نزول کی یہ پیشین گوئی جو حدیثوں میں وارد ہوئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا زمانہ بالکل قریب آگیا ہے۔ حدیث میں تو یہ پیشین گوئی بہت صراحت سے اور نام اور مقام کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ بلکہ قرآن سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ (الجمعیۃ دہلی ۲۸/۲ ۱۹)

تحریک جدید دفتر سوم کو مضبوط کرنیکے اہم فیصلہ جات

جماعت احمدیہ کی امسال کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان مجلس مشاورت کی جن سفارشات کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر سوم کو مضبوط کرنے کے لئے منظور فرمایا ہے۔ وہ احباب جماعت و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہند کی اطلاع اور تعمیل کے لئے ذیل میں شائع کی جاتی ہیں:۔

۱۔ جماعتیں ایسے کمانے والے افراد کی مکمل فہرستیں (مع تفصیل آمدن وغیرہ) جو تحریک جدید کے کسی دفتر میں شامل نہیں تیار کریں اور اس سال ۳۱ر مئی تک وکالت مال کو ارسال کر دیں۔ اور آئندہ ہر سال ایسی فہرستیں آخر فروری تک وکالت مال کو بھجوا دی جایا کریں۔

۲۔ ایسے افراد کو اجتماعی اور انفرادی طور پر عہدیداران جماعت تحریک کریں کہ وہ حسب مقدرت دفتر سوم میں شامل ہوں اور وعدہ جات کی فہرست اس سال ۱۵ر جون تک وکالت مال کو ارسال کر دی جائے۔

۳۔ مذکورہ بالا دونوں فہرستوں کا جائزہ لینے کے بعد وکالت مال بھی ایسے افراد کو جنہوں نے وعدہ نہیں کیا انفرادی طور پر دفتر سوم میں شمولیت کی تحریک کرے۔

۴۔ امراء و دیگر عہدیداران جماعتہا ئے احمدیہ عہد کریں کہ وہ حتی المقدور کوشش کریں گے کہ ان کی جماعت نے دفتر سوم کے چندہ کی مقدار دفتر اول و دوم کے چندہ کی مجموعی مقدار کا کم از کم ۳۰ فی صدی ہو جائے۔

۵۔ بچوں اور مستورات کو دفتر سوم میں شامل کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ کا خصوصی تعاون حاصل کیا جائے۔

۶۔ جن جن علاقوں میں صوبائی یا علاقائی نظام قائم ہے وہاں کے صوبائی یا علاقائی امراء اگر یہ دیکھیں کہ کسی قریبی علاقے یا مقامی جماعت کے عہدیداران بہت اچھا کام کر رہے ہیں تو وہ اس کامیاب جماعت کے عہدیداران سے یہ درخواست کریں کہ وہ ان کی جماعتوں میں جہاں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی دورہ کر کے احباب کو اس میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ اسی قسم کا انتظام ضلع وار امارتیں بھی اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں حسب ضرورت کریں۔

نوٹ

۷۔ اگر کسی علاقے میں خاطر خواہ کامیابی نظر نہ آئے تو اس علاقے کے امیر یا پریذیڈنٹ کی درخواست پر یا وکالت مال خود اپنے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس علاقہ کا دورہ کر کے احباب کو اس مالی جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔

مجھے امید ہے کہ احباب جماعت جلد از جلد اس طرف توجہ فرما کر دفتر سوم کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

خدمتِ سلسلہ کیلئے واقفین کی ضرورت

ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی مساعی کو تیز کرنے و جملہ مسلمانان کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنے اور تربیت کے کام کو وسیع کرنے کے لئے وقف جدید کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے اس میں مزید توسیع کرنے کے لئے سلسلہ کو ایسے چند نوجوانوں یا صحت مند ادھیڑ عمر کے واقفین کی ضرورت ہے جن میں خدمت دین کا شوق ہو اور اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں اور مرکز کے حکم پر ہندوستان کے کسی علاقہ میں کام کرنے کو تیار ہوں منظور کردہ معیار کے مطابق ایسے احباب کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل پاس ہوں وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں یا کسی مبلغ کے ساتھ ٹریننگ کے دوران ۵۰ روپے واقفین کو پچھتر روپے ماہوار گزارہ دیا جائے گا ٹریننگ کے بعد کامیاب ہونے پر ۱۳۰-۴-۹۰ کے گریڈ میں گزارہ دیا جائے گا۔

جو احباب خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں معہ جملہ کوائف خدمتِ سلسلہ کا سابقہ تجربہ صحت کی حالت وغیرہ کے ساتھ انچارج وقف جدید قادیان کے نام بھجوا دیں۔

استثنائی حالات میں غیر معمولی جذبہ خدمتِ دین رکھنے والے افراد کی درخواستوں پر جو کم از کم مڈل پاس ہوں غور ہو سکے گا وہ بھی اپنی درخواستیں معہ جملہ کوائف بھجوا سکتے ہیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

قربانی کا بہترین وقت پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں

خوشی کے ساتھ ۳۰ر اپریل تک اپنا عہد پورا کریں!

تحریک جدید کے نصف سال گذرنے میں کچھ دن باقی ہیں لیکن احباب جماعت کی طرف سے ابھی تک چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کا ۱/۲ حصہ بھی ادا نہیں ہوا ہے اور بعض جماعتوں کے وعدے بھی ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ جن جماعتوں کے وعدے موصول ہو گئے ہیں وہ ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ فرما دیں۔

جن دوستوں نے اپنے وعدے ۳۱ر مارچ تک سو فی صدی ادا کر دیئے ہیں ان کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

لیکن جو احباب پہلے تین یا چار ماہ میں اپنے وعدے ادا نہیں کر سکے ان کے لئے بہترین وقت پہلے چھ ماہ ہیں۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ستمبر ۱۹۵۱ء کی تقریر میں فرمایا تھا:

"قربانی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں۔ قربانی کا اصلی وقت وعدہ کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں۔ اگر تم اس وقت وعدہ پورا کر دیتے تو آپ چھاتی تان کر پھرتے کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں۔"

آپ کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے اور پہلے چھ ماہ ۳۰ر اپریل تک ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آپ کو اپنا وعدہ ۳۰ر اپریل تک پورا کرنا ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اگر آپ کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔ لیکن آپ کا پختہ ارادہ اور عزم بالجزم ہونا چاہیئے۔ لہٰذا آج سے ہی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے مومنوں سے سودا کر لیا ہے ہم نے ان کی جانیں اور مال لے لئے ہیں اور انہیں اس کے بدلہ جنت دے دی ہے اگر ہیں روپے کے لئے ایک سپاہی جان دے سکتا ہے تو جنت کیلئے مومن کو کتنی خوشی اور کتنی بشاشت قلبی سے قربانی پیش کرنی چاہیئے۔

پس آپ انشراح صدر، دلی خوشی اور انبساط کے ساتھ تحریک جدید دفتر اول کے ۳۴ سال کا وعدہ اور دفتر دوم کے ۲۴ سال کا وعدہ اور دفتر سوم کے ۴ سال کا وعدہ ۳۰ر اپریل تک پورا فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

سات کی بجائے آٹھ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء سے موجودہ مہنگائی کے پیش نظر جبکہ ملک کے دیگر اخبارات نے بھی مجبور ہو کر اپنے اپنے اخبارات کی سالانہ شرح میں اضافہ کر دیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری اور فیصلہ کے مطابق اخبار بدر کا سالانہ چندہ سات روپے کی بجائے آٹھ روپے کر دیا گیا ہے۔

لہذا آئندہ احباب ۸ روپے کے حساب سے رقم بھجواتے ہوئے چندہ اخبار بدر بھجوایا کریں نیز خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا ضرور حوالہ دیا کریں تاکہ اس کی تعمیل بلا تاخیر ہو سکے۔

(مینیجر بدر)

نئی چٹیں چھپ رہی ہیں

اپنا پتہ درست کرائیں

خریداران بدر کے نام کی چٹیں زیر طباعت ہیں۔ اگر کسی دوست نے اپنا پتہ تبدیل کروانا ہو تو چٹ نمبر کا حوالہ دیتے ہوئے انگریزی میں مکمل و صاف و خوشخط پتہ لکھ کر مینیجر اخبار بدر کو جلد بھجوا دیں۔ یا اگر کسی دوست نے نیا پرچہ جاری کرانا ہو تو وہ بھی آٹھ روپے چندہ سالانہ بھجوا کر مکمل اور صاف خوشخط پتہ انگریزی میں لکھ کر مطلع فرما دیں۔ نوٹ۔ اگر کسی دوست کو اخبار نہیں مل رہا تو وہ بھی اطلاع دے کر ممنون فرما دیں۔

(مینیجر بدر قادیان)

ضروری اعلان

قافلہ برائے شمولیت جلسہ سالانہ ربوہ پاکستان سال ۱۹۶۸ء

احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال جلسہ سالانہ ربوہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کی تاریخوں میں منعقد ہوگا نظارت امور عامہ حسب سابق اس سال بھی حکومت ہند سے جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے ۵۰۰ افراد کے قافلہ کی منظوری دیئے جانے کی درخواست کر رہی ہے۔

پریذیڈنٹ صاحبان و امراء کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کا اعلان کر دیں۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے خواہشمند ہوں ان سے درخواستیں لے کر مورخہ ۳۰ رجون تک نظارت امور عامہ میں ضرور بھجوا دیں۔ اس تاریخ کے بعد جن احباب کی درخواست موصول ہوں گی ان کو قافلہ کی فہرست میں شامل کرنا ممکن نہیں ہو سکے گا۔

احباب کو ایسی درخواستیں تنظیم جماعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے صدر صاحبان و امراء کرام کے توسط سے بھجوانی چاہئیں۔

نظارت امور عامہ میں جو درخواستیں بھجوائیں اس میں نام۔ ولدیت (اگر شادی شدہ عورت ہو تو خاوند کا نام) عمر۔ پیشہ۔ ملازمت مع عہدہ کی تفصیل اور پورا پتہ صاف الفاظ میں تحریر کریں تاکہ لسٹ تیار کرتے وقت سہولت رہے۔

پندرہ سال سے زائد عمر کے لڑکے لڑکیوں کے پاسپورٹ علیحدہ بنوانے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے بارہ میں بھی پوری تفصیلات مذکورہ بالا طریقہ پر تحریر کریں۔

پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں کا اندراج والد یا والدہ کے پاسپورٹ میں ہوا کرتا ہے۔ ایسے بچوں کے نام اور تاریخ و سن پیدائش بھی درج کئے جائیں کیونکہ قافلہ ہی جانے کی درخواست نظارت امور عامہ میں بھجوائیں ان کو اس امر سے آگاہ کر دیا جائے کہ انہیں پاسپورٹ اپنے ضلعوں میں بنوانے ہوں گے۔

یہ امر یاد رہے کہ جو دوست ابھی درخواست دے کر اپنے نام فہرست قافلہ میں درج نہیں کرائیں گے اگر بعد میں وہ اپنے طور پر پاسپورٹ بنوا بھی لیں تو انہیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ کے لئے علیحدہ ویزا نہیں مل سکے گا۔ کیونکہ دفتر ہائی کمیشن پاکستان نئی دہلی اس موقعہ پر صرف قافلہ کی فہرست میں مندرج افراد کو ہی ویزے دیتا ہے۔ دوسروں کو نہیں دیتا۔

ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

٭ قافلہ کی فہرست میں بچوں کی تعداد بھی درج کرنی ہوگی۔ جو دوست ... [illegible]

درخواست دعا

خاکسار بی۔ ایس۔ سی فائنل کیمیا (آنرس) کا طالب علم ہے۔ امتحان فائنل مورخہ ۸ رجولائی ۱۹۶۸ء سے شروع ہو رہا ہے اس لئے جملہ احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ آمین

خاکسار

محمد اختر حسین از خان پور ملکی

بہار